016
121

روزنامہ

جمعرات 28 مئی 2015ء 9 شعبان 1436 ہجری 28 ہجرت 1394 ہش

اعمال کو جاننے والا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور اگر ہم چاہیں تو تجھے ضرور وہ لوگ دکھا دیں گے اور تو ان کو ضرور ان کی علامتوں سے جان لے گا اور ان کو ان کے لب ولہجہ سے یقیناً پہچان لے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

(سورۃ محمدؐ :31)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’جو شخص عام (-) میں سے ہماری جماعت میں داخل ہو جائے اس کا پہلا فرض یہی ہے کہ جیسا کہ وہ قرآن شریف کے سورۃ فاتحہ میں پنجوقت اپنی نماز میں یہ اقرار کرتا ہے کہ خدا رب العالمین ہے اور خدا رحمان ہے اور خدا رحیم ہے اور خدا ٹھیک ٹھیک انصاف کرنے والا ہے یہی چاروں صفتیں اپنے اندر بھی قائم کرے ورنہ وہ اس دعا میں کہ اسی سورۃ میں پنج وقت اپنی نماز میں کہتا ہے کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ یعنی اے ان چار صفتوں والے اللہ میں تیرا ہی پرستار ہوں اور تو ہی مجھے پسند آیا ہے سراسر جھوٹا ہے۔‘‘

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 186)

’’اِیَّاکَ نَعۡبُدُ...... تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ سے ہی امداد چاہتے ہیں۔ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کو تقدم اس لئے ہے کہ انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانون قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے۔ مثلاً کسان اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی اس کھیت کو ہرا بھرا کر! اور پھل پھول لا۔ تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اسی کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں جس سے منع کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ خدا کو مت آزماؤ جیسا کہ مسیح کے مائدہ مانگنے کے قصّہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا ہے۔ اس پر غور کرو اور سوچو! یہ سچی بات ہے جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدائے تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد، اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اور اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کا تقدم اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر جو کلمہ دعائیہ ہے۔ اس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے جملہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کو جملہ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سے پہلے رکھا ہے اور اس میں (بندہ کے) توفیق مانگنے سے بھی پہلے اس (ذات باری) کی (صفت) رحمانیت کے فیوض کی طرف اشارہ ہے گویا کہ بندہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار میں تیری ان نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں جو تو نے میری دعا، میری درخواست، میرے عمل میری کوشش اور جو (تیری) اس ربوبیت اور رحمانیت سے جو سوال کرنے والوں کے سوال پر سبقت رکھتی ہے۔ میری استعانت سے پیشتر تو نے مجھے عطا کر رکھی ہیں۔ پھر میں تجھ سے ہی (ہر قسم کی) قوت، راستی، خوشحالی اور کامیابی اور ان مقاصد کے حاصل ہونے کے لئے التجا کرتا ہوں جو درخواست کرنے، مدد مانگنے اور دعا کرنے پر ہی عطا کی جاتی ہیں اور تو بہترین عطا کرنے والا ہے۔

اور ان آیات میں ان نعمتوں پر شکر کرنے کی ترغیب ہے جو تجھے دی جاتی ہیں اور جن چیزوں کی تجھے تمنا ہو ان کے لئے صبر کے ساتھ دعا کرنے اور کامل اور اعلیٰ چیزوں کی طرف شوق بڑھانے کی (ترغیب ہے) تا تم بھی مستقل شکر کرنے والوں اور صبر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ان (آیات) میں ترغیب دی گئی ہے۔ بندے کے اپنی طرف ہمت اور قوت کی نسبت کی نفی کرنے کی اور (اس سے) آس لگا کر اور امید رکھ کر ہمیشہ سوال، دعا، عاجزی اور حمد کرتے ہوئے (اپنے آپ کو) اللہ سبحانہٗ کے سامنے ڈال دینے کی اور خوف اور امید کے ساتھ اس شیر خوار بچہ کی مانند جو دایہ کی گود میں ہو (اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا) محتاج سمجھنے کی (ترغیب ہے) اور تمام مخلوق سے اور زمین کی سب چیزوں سے موت (یعنی پوری لاتعلقی) کی۔

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 188)

اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’دنیا پیاسی ہے اور اسی کی پیاس سوائے احمدیت کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین نو موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں پھر پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں.......... وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1996ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب
ماہر امراض معدہ وجگر
- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

تینوں ڈاکٹرز مورخہ 31 مئی 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ تینوں ڈاکٹرز سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اداریہ

اجتماعی خرابیاں۔اجتماعی عذاب

آنحضرت ﷺ واحد عالمی نبی ہیں۔آپ کا پیغام کل عالم،کل زمانوں،کل قوموں اور کل زبانوں کے لئے ہے۔آپ کے لئے تمام نبیوں سے یہ عہد لیا گیا کہ جب وہ رسول آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔اس لئے آپ حقیقی موعود اقوام عالم بھی ہیں اور تمام انبیاء میں آپ کے متفرق کمالات موجود تھے۔

پیشگوئیوں میں یہ بھی ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں رسول کریم ﷺ کا پیغام تمام ادیان عالم پر فتح حاصل کرے گا۔مگر سنت مستمرہ کے مطابق اس سے پہلے تمام دنیا کی اقوام آپ کے پیغام کی مخالفت بھی کریں گی۔جس کی وجہ سے دنیا پر وہ سب عذاب اور حوادث ظہور پذیر ہوں گے۔ جو اس سے پہلے متفرق اقوام پر آئے تھے اور یہی رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا ثبوت اور غلبہ کا ابتدائی نکتہ ہوگا۔

یہ تمام مناظر آج وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور دانشوران کا بے دریغ ذکر کرتے ہیں۔

1925-26ء میں دنیا بھر میں متعدد آفات ظہور پذیر ہوئیں۔ان کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں۔

اقطاع عالم پر عذاب:

”غور کیا جائے۔تو جتنے عذاب نزول قرآن مجید سے پہلی قوموں پر آئے تھے۔متفرق طور پر آج مختلف اقطاع عالم پر وہی عذاب آ رہے ہیں۔گزشتہ ہفتہ یورپ میں طوفان باران اس قدر آیا کہ الامان والحفیظ۔بڑی بڑی فرعونی حکومتوں کو بھی خدا یاد آ گیا۔حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی میں جو شہر میں طغیانی آئی تھی۔اسی قسم کا طوفان یورپ کے سمندروں اور دریاؤں میں آیا۔ مگر کیا اتنے عذاب سے یورپ کو کچھ ہدایت ہوگی۔دیدہ باید۔“

(اخبار اہلحدیث 15 جنوری 1926ء بحوالہ الفضل 5 فروری 1926ء)

اجتماعی خرابیاں:

روزنامہ جنگ کے کالم نگار عبدالقادر حسن لکھتے ہیں:

”آپ مجھے بے شک انتہا پسند کہہ لیں اور میں ہوں بھی کہ جن قوموں پر خدا کا عذاب نازل ہوا ہے ان کی تمام خرابیاں ہم میں آج موجود ہیں۔مثلاً ایک قوم کو تجارت میں کھلی بدعنوانیوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔وہ جھوٹ بول کر سودا فروخت کرتے تھے اور کم تولتے تھے۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ میرے شہر لاہور کا کوئی گز پورا نہیں ہے،کوئی ترازو درست نہیں۔اگر کوئی ہے تو فرشتہ صفت تاجر سے معذرت طلب کرتا ہوں۔قوموں پر عذاب آیا کہ ان کی اخلاقیات میں بگاڑ کی انتہا ہو گئی تھی۔میں اپنے وطن کے اخلاقی بگاڑ کی تفصیلات بیان نہیں کرنا چاہتا اور نہ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کون لوگ اس کی سرپرستی کرتے ہیں اور وہ خود کیا کرتے ہیں اور یہ سب کچھ دھڑلے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ان پر معاشرے کا کوئی دباؤ نہیں ہے۔گزشتہ دنوں لاہور میں بیرون ملک سے آئی ہوئی چند خواتین کو پولیس نے گرفتار کر لیا اور کئی افسانے تراشے۔اصل بات یہ تھی کہ کسی بڑے کی حکم عدولی سزا بن گئی۔حالانکہ رقص زنجیر پہن کر بھی کیا جاتا ہے۔قوموں پر عذاب آیا کہ طاقتور بڑوں کے لئے قانون اور تھا اور چھوٹوں کے لئے قانون دوسرا تھا۔حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میں اس بڑے خاندان کی فاطمہ پر حد نافذ کروں گا اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی یہ کرتی تو میں اسے بھی معاف نہ کرتا اور جان لو کہ تم سے پہلے جن قوموں پر عذاب آیا ان کے ہاں طاقتور اور کمزور کے لئے الگ الگ قانون تھے۔تفصیل کتنی بیان کی جائے کہ ہمارے معاشرے میں وہ تمام خرابیاں گھن گرج رہی ہیں جو قوموں کو تباہ کر دیا کرتی ہیں۔

(روزنامہ جنگ 23۔اپریل 2006ء)

خرابیوں کا مجموعہ:

عفت علوی مضمون ”موجودہ مسائل کا حل قرآن پاک کی روشنی میں“ لکھتی ہیں۔

”اگر ہم اپنی موجودہ حالت اور زندگی پر نظر ڈالیں تو آج ہم میں وہ تمام خرابیاں جو گزشتہ تمام اقوام یعنی قوم ھود،قوم ثمود،قوم لوط اور قوم شعیب کے علاوہ متعدد اقوام میں ایک ایک غلطی کی صورت میں موجود تھیں وہ تمام کی تمام ہم میں مشترکہ طور پر در آئی ہیں ہم سب جھوٹ بولتے ہیں،کم تولتے ہیں،خرید و فروخت میں دھوکہ دہی کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔مرد و زن شرم و حیاء سے عاری ہیں،ہمارا لباس، اٹھنا بیٹھنا،ہرگز ہماری مذہبی و معاشرتی اقدار سے میل نہیں کھاتا۔ہمارے دن رات ٹی وی،کمپیوٹرز، موبائل فونز کی نذر ہونے لگے ہیں۔ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ پاک ہماری حرکات کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لے رہا ہے۔کچھ لوگوں کو بے شمار نعمتوں سے نواز کر اور کچھ (کو) تنگدستی اور مفلسی کی آزمائش میں ڈال کر۔لوگ ہر طرح کے جائز و ناجائز ذرائع آمدنی کے حصول کو اپنا حق جان رہے ہیں جس کے نتیجہ میں آج ہمارے سروں پر خوف و ہراس کے مہیب بادل چھا گئے ہیں۔“

(نوائے وقت یکم فروری 2008ء)

اچنبھے کی کوئی بات نہیں:

علامہ احسان الٰہی ظہیر اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان اقوام کا بھی ذکر کیا جو اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔قوم نوح،قوم عاد و ثمود اپنی بداعتقادی کی وجہ سے سیلاب،طوفان چنگھاڑ کی زد میں آ گئیں۔قوم لوط جنسی بے راہ روی کی وجہ سے آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی اور قوم مدین پر کاروباری خیانت کی وجہ سے اللہ کا عذاب آیا۔

آج اگر ہم اپنے گرد و پیش کو دیکھیں تو ہمارے معاشرے میں اقوام سابق والی تمام برائیاں موجود ہیں۔بداعتقادی کی کیفیت یہ ہے کہ ستارہ پرستی سے لے جا کر جادو ٹونے تک قوم مختلف قسم کے توہمات میں پھنسی ہوئی ہے۔بے حیائی کا چلن عام ہے،جسم فروشی کا دھندہ عروج پر ہے،قسم قسم کے جنسی جرائم وجود میں آ چکے ہیں،معصوم بچے بھی بداخلاقی سے محفوظ نہیں۔ کاروباری معاملات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کو پامال کیا جا رہا ہے۔شراب کی خرید و فروخت اور سودی لین دین کے ذریعے فائدہ حاصل کیا جا رہا ہے۔ریس کے جوئے سے کرکٹ پر شرطیں باندھنے تک بڑے پیمانے پر احکام شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ان حالات میں اگر ہمارا معاشرہ آفات کا شکار اور ہمارا ملک مسائل کی دلدل میں دھنسا ہوا ہے تو اس میں کون سے اچنبھے والی بات ہے۔

(روزنامہ دنیا 14 ستمبر 2014ء)

اردو کے ضرب المثل اشعار

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالبؔ
ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

....

سب لوگ جدھر وہ ہیں اُدھر دیکھ رہے ہیں
ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

حضرت مسیح موعود کے ارشادات وشمائل کی روشنی میں

دعا کی اہمیت، آداب اور فیوض و برکات

خداتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں بہت قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ (البقرہ:187)

آنحضرت ﷺ دعا کے بارے میں فرماتے ہیں:

تمہارا پروردگار باحیا سخی ہے وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے کہ بندہ جب اس کی طرف اپنے ہاتھ بلند کرے وہ ان ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی دعا النبیؐ)

دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تمام الہامی کتب میں اس کا تذکرہ ہوا ہے اور دعائیں مانگنا مقبولان بارگاہ الٰہی کا محبوب عمل رہا ہے جیسا کہ بائبل میں ہے۔

صادق چلاتے ہیں اور خدا سنتا ہے اور انہیں سارے دکھوں سے رہائی دیتا ہے۔ خداوند ان کے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہیں۔

(عہدنامہ عتیق زبور 35/10)

مانگو تو تمہیں دیا جائے گا ڈھونڈو تو تم پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائے گا کیونکہ جو مانگتا ہے اسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے۔ (عہدنامہ جدید انجیل متی 7/12)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مردے زندہ ہوسکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پاسکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہوسکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد20 ص 234)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

غرض پاک وصاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے اور نوامید مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو در اصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہوجائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھاسکتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 43)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں...... ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہوگئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق، وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

آپ اپنی کتاب پیغام صلح میں فرماتے ہیں:۔

حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں۔ ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم عین دعا کے وقت میں اپنے دل کی آنکھ سے مشاہدہ کریں کہ ایک تریاقی نور خدا سے اترتا ہے اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہمارے پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں ایک پاک کیفیت انشراح صدر اور یقین اور محبت اور لذت اور انس اور ذوق سے پر کردیتا ہے۔ اگر یہ امر نہیں تو پھر دعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے...... پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ دعا اسی حالت میں دعا کہلاسکتی ہے کہ جب درحقیقت اس میں ایک قوت کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرے اور ہمیں انشراح صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد14 ص 241)

حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں (والد ماجد مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب) تحریر کرتے ہیں:

ایک دفعہ دعا کے متعلق کچھ سوال ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ

"دعا ہی مومن کا ہتھیار ہے۔ دعا کو ہرگز چھوڑنا نہیں چاہئے۔ بلکہ دعا سے تھکنا نہیں چاہئے۔ لوگوں کی عادت ہے کہ کچھ دن دعا کرتے ہیں اور پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ دعا کی مثال حضور نے کنویں کی دی کہ انسان کنواں کھودتا ہے جب پانی قریب پہنچتا ہے تو تھک کر نا امید ہوکر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر وہ ایک دو بالشت اور کھودتا تو نیچے سے پانی نکل آتا اور اس کا مقصود حاصل ہوجاتا اور کامیاب ہوجاتا۔ اسی طرح دعا کا کام ہے کہ انسان کچھ دن دعا کرتا ہے اور پھر چھوڑ دیتا ہے اور ناکام رہتا ہے"۔

(سیرت المہدی جلد دوم ص 207)

حضرت مسیح موعود نے ایک بار ارشاد فرمایا:

دعا نماز میں کرنی چاہئے رکوع میں سجدہ میں، بعد تسبیحات مسنونہ اپنی زبان میں دعا مانگے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں اور بعد نماز ہاتھ اٹھا کر لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جب سامنے کھڑا ہوا اس وقت مانگتا نہیں۔ جب باہر آجائے تو پھر دروازہ جا کھٹکھٹانے لگے۔ نمازی نماز کے وقت خداتعالیٰ کے حضور سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وقت تو جلدی جلدی نماز پڑھ لیتا ہے اور کوئی حاجت یا ضرورت خداتعالیٰ کے حضور پیش نہیں کرتا۔

لیکن جب نماز سے فارغ ہوکر حضوری سے باہر آجاتا ہے تو پھر مانگنا شروع کرے اس کے یہ معنے نہیں کہ بغیر نماز دعا جائز نہیں صرف یہ مطلب ہے کہ نماز کے وقت خاص حضوری ہوتی ہے اس وقت ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ بہتر ہے کہ نماز کے اندر دعا کرتے وہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

(بروایت حضرت میاں خیرالدین سیکھوانی۔ سیرت المہدی جلد دوم ص 261)

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب سفید پوش نمبردار چک پنیار ضلع سرگودھا روح پرور روایت میں فرماتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جب ہم پر کوئی تکلیف آتی ہے مثلاً کوئی دشمن کبھی مقدمہ کھڑا کردیتا ہے یا کوئی اور ایسی ہی بات پیش آجاتی ہے تو اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا خداتعالیٰ ہمارے گھر میں آگیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد دوم ص 131)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکروں کو چھوڑ کر دعا میں اور تضرع میں مصروف ہوجاتے ہیں اور تب وہ بات حل ہوجاتی ہے"۔ (ذکر حبیب 289)

حضرت مفتی صادق صاحب بیان کرتے ہیں:

4 اپریل 1905ء صبح ساڑھے 6 بجے ایک دفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا...... زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ مع اہل (خانہ) اور بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنے شروع ہوگئے اور اپنے رب کے آگے سربسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ مع خدام کے گرا رہا اور خداتعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا۔ (ذکر حبیب ص 131,130)

حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب نے بیان کیا:

حضرت مسیح موعود نے مجھے قرضہ سے نجات پانے کے لئے یہ دعا سکھائی تھی کہ پانچوں فرض نماز کے بعد التزام کے ساتھ گیارہ دفعہ لاحول ولاقوة الاباللہ پڑھنا چاہئے اور میں نے اس کو بارہا آزمایا ہے اور بالکل درست پایا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم جلد اول روایت نمبر 44)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیان فرمایا کہ:

حضرت مسیح موعود بھی دوسروں کو دعا کے لئے کہا کرتے تھے بلکہ بعض دفعہ بچوں کو بھی دعا کی تحریک کیا کرتے تھے۔ مجھ سے بھی آپ کئی مواقع پر دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے دعا کے لئے فرمایا اس وقت میری عمر 9 سال کی تھی۔

اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے کہ جہاں روحانی عالم میں طاقتور کی دعا اس لئے سنی جاتی ہے کہ وہ مقبول ہے وہاں کمزور کی اس لئے سنی جاتی ہے کہ وہ رحم کا زیادہ مستحق ہے۔ بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کمزور کی دعا زیادہ جلدی قبول کرلیتی ہے۔

(الفضل 5 اپریل 1935ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان کرتے ہیں کہ:

جو شخص اصرار کے ساتھ دعا مانگتا ہے اس کو جلد ملتا ہے پس اصرار ایک ایسی چیز ہے جو دعا کے لئے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نرگدا اور دوسرے خرگدا۔ نرگدا وہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازہ پر جاکر آواز دیتا ہے کچھ دو۔ اگر کسی نے کچھ ڈال دیا تو لے لیا نہیں تو دو تین آوازیں دے کر چلے گئے مگر خرگدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔ اسی قسم کے گداگر لئے بغیر پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ ایسے گداگر بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کے پاس بھی ایک شخص آکر بیٹھتا تھا۔ وہ نہیں اٹھتا تھا۔ جب تک کچھ لے نہ لے وہ بیٹھا رہتا تھا۔ جب تک حضرت مسیح موعود باہر نہ نکلتے تھے اور اسے کچھ دے نہ دیتے۔ پھر بعض دفعہ وہ رقم مقرر کر دیتا کہ اتنی رقم لینی ہے اور اگر حضرت صاحب اس سے کم دیتے تو اسے ہرگز نہ لیتا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مہمان اسے اتنی رقم پوری کردیتے تھے کہ چلا جائے ہم نے دیکھا ہے کہ اگر اس کے منہ سے کوئی رقم نکل گئی کہ یہ لینی ہے اور وہ بھی پوری نہ ہوتو وہ جاتا نہیں تھا جب تک رقم پوری نہ کردی جاتی اور اگر حضرت صاحب بیمار ہوتے تو تب تک نہ جاتا جب تک صحت یاب ہوکر آپ باہر تشریف نہ لاتے۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خرگدا بنے اور مانگتا چلا جائے اور خدا کے حضور دھونی رما کر بیٹھ جائے اور ٹلے نہیں جب تک کہ خدا کا فعل یہ ثابت نہ کردے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔

(الفضل 21 جولائی 1943ء)

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ خاکسار نے حضور اقدس سے عرض کی کہ مجھے مولویوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے اس لئے حضور کچھ ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب کہیں گفتگو کا موقعہ ملے تو دعا کرلیا کرنا اور یہ کہہ دیا کرنا کہ میں نے حق کو پہچانا اور قبول کرلیا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر 728 جلد اول ص 667)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس نے 22 فروری 1898ء کو فرمایا:

دنیا کی دولت سلطنت اور شوکت رشک کا مقام نہیں ہے مگر رشک کا مقام دعا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 227)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ذکر حبیب میں لکھتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا جمعہ کا دن تھا قبل نماز جمعہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں اندرون خانہ حاضر ہوا۔ فرمایا مفتی صاحب مجھے سخت سردرد ہو رہا ہے اس واسطے میں نماز جمعہ کے لئے (بیت الذکر) کو نہیں جاسکتا آپ تشریف لے جائیں۔ حضرت کے اس فرمانے سے مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں جامع (بیت الذکر) جاکر نماز کے اندر نہایت رقت سے حضرت صاحب کی صحت کے واسطے دعا کی۔ ہنوز میں دعا میں مصروف ہی تھا کہ حضرت صاحب (بیت الذکر) میں تشریف لے آئے اور فرمایا کہ مجھے سردرد سے آرام ہو گیا اس واسطے میں چلا آیا کہ جمعہ پڑھ لینا چاہئے''۔

(ذکر حبیب ص165 از مفتی محمد صادق)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ:

بعض لوگ حضرت مسیح موعود سے بیعت کرنے کے بعد سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود اکثر یوں فرمایا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں۔ نیز آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔ سورۃ فاتحہ پڑھا کریں اور درود شریف پر مداومت کریں۔ لاحول اور سبحان اللہ پر مواظبت کریں اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 475 جلد اول ص 507)

حضرت حافظ نور محمد صاحب نے بیان کیا کہ

غالباً دوسرا یا تیسرا جلسہ تھا کہ حضور ایک دن عشاء کی نماز کے لئے (بیت الذکر) میں تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا مولوی صاحب (مراد غالباً حضرت خلیفہ اول ہیں میرے دل میں یہ آیات گزری ہیں کہ والذین جاھدوا فینا......اور یمنعون الماعون۔ پھر حضور نے ان آیات کی اس قدر تشریح فرمائی کہ حاضرین نے متاثر ہو کر چیخیں مارنی شروع کر دیں بعدازاں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے سورۃ مریم کی قراءت سے نماز شروع کی اور بحالت نماز بھی ویسا ہی رونے اور چیخنے کا شور پڑا ہوا تھا۔ جو بعد میں کم نظر آیا ہے۔ دوسرے روز حضرت مسیح موعود نے تقریر میں فرمایا کہ دعا میں اس قدر اثر ہے کہ اگر کوئی کہے کہ دعا سے پہاڑ ہل جاتا ہے تو میں اسے یقین کروں گا اور اگر کوئی کہے کہ دعا سے درخت نقل مکان کر جاتا ہے تو میں اسے سچ مانوں گا۔ ایک (-) کے پاس سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار نہیں۔ یہی تو وہ چیز ہے جو انسان کی رسائی خدا تعالیٰ تک کرا دیتی ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر 499 جلد اول ص517,516)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ

حضرت صاحب کے زمانہ میں اس عاجز نے نمازوں میں اور خصوصاً (بیوت الذکر) میں لوگوں کو آجکل کی نسبت بہت زیادہ روتے سنا ہے۔ رونے کی آوازیں (بیت الذکر) کے ہر گوشہ سے سنائی دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے رونے کا فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے جس نماز سے پہلے حضرت صاحب کی کوئی خاص تقریر اور نصیحت ہو جاتی تھی اس نماز میں تو گویا ایک کہرام برپا ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ دن میں کم از کم ایک دفعہ تو انسان خدا کے حضور رو لیا کرے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 666 جلد اول ص621,620)

سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر نظارت مال قادیان نے بیان کیا کہ

جب میں ابتداء میں حضور کی بیعت کے لئے قادیان آیا تو...... مجھے سب سے پہلے موقعہ ملا...... اس کے...... بعد میں نے عرض کیا کہ حضور میں کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور میں صرف اکیلا احمدی ہوں اور کاٹھ گڑھ کے اردگرد دس دس میل تک کوئی احمدی نہیں اور ہمارے خاندان سادات میں سے میرے ماموں سلسلہ مقدسہ کے سخت دشمن ہیں۔ اس لئے حضور دعا فرمائیں۔ فرمایا خدا تعالیٰ آپ کو اکیلا نہیں رکھے گا۔ وقتاً فوقتاً دعا کی یاد دہانی کے لئے خط لکھ دیا کریں۔ اس کے بعد واقعی خدا نے مجھے اکیلا نہ رکھا اور آہستہ آہستہ لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگے یہاں تک کہ اب کاٹھ گڑھ میں ایک بڑی جماعت ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 541 جلد اول ص535)

حضرت اقدس نے اپنے منظوم کلام میں بھی دعا کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا کہ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

بلاشبہ انسان دعا کے ذریعہ سے اپنی مشکلات کو حل کرسکتا ہے اور دعا کی تاثیرات سے کسی صورت بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت مصلح موعود تاثیرات دعا کے بارے میں فرماتے ہیں: ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد احباب جماعت سے پہلا خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 جون 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور پیارے آقا کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے دن رات دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم کرامت اللہ صاحب

میرے والد مکرم بابو عنایت اللہ صاحب

میرے والد محترم بابو عنایت اللہ صاحب ولد مکرم فضل احمد 1934ء میں ضلع حافظ آباد کے گاؤں مانگٹ اونچا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ 1947ء میں جب پاکستان بنا تو چنیوٹ سے باقی تعلیم حاصل کی اور یہیں سے فرسٹ کلاس میں میٹرک کیا۔

جب پاکستان بنا تب ہمارے دادا جان اللہ کو پیارے ہوگئے۔ دادا جان کی وفات کے بعد پردادا جان حضرت میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے آپ کی کفالت کی۔ چونکہ آپ چھ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اس لئے مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ تعلیم ترک کرنے کے بعد محمد آباد سٹیٹ سندھ آ گئے اور تحریک جدید انجمن احمدیہ میں سروس اختیار کی اور پھر تقریباً ساری زندگی سندھ میں ہی گزار دی۔ جب ذوالفقار علی بھٹو نے زمین قومیا لی تو آپ حضور کے حکم پر محمود آباد فارم آ گئے جہاں 1991ء تک کام کیا۔ پھر حیدر آباد شفٹ ہو گئے۔ لیکن 1993ء میں محترم صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب کی خواہش پر مجیب آباد فارم چلے گئے۔ وہاں 2003ء تک کام کیا۔ آخری تقریباً دس سال دارالعلوم شرقی حلقہ مسرور اپنے اس گھر میں رہے جس کے لئے آپ کو پلاٹ ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بحیثیت کارکن تحریک جدید عطا کیا تھا۔ آپ 2 مارچ 2015ء کو مختصر بیماری کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصی تھے۔

اپنی تحریک جدید کی ملازمت کے دوران چار سال کریم نگر فارم اور چار سال محمد آباد سٹیٹ میں (لگاتار آٹھ سال قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ محمد آباد سٹیٹ میں ایک لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ رہے۔ جب محمد آباد سے محمود آباد فارم آئے تو 17 سال تک صدر جماعت کے عہدہ پر فائز رہے۔ 1981ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دورہ پر محمود آباد تشریف لائے تو آپ نے ابو کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ایک جگہ بتائی کہ بیت الحمد کی توسیع یہاں تک ہونی چاہئے اور پھر توسیع کے لئے رقم بھی حضور نے ہی ازراہ شفقت مرحمت فرمائی۔

آپ کے دور صدارت میں ہی محمود آباد فارم میں مربی سنٹر کا قیام عمل میں آیا۔ آپ نے ضلع عمر کوٹ کی مجلس انصار اللہ کے ناظم ضلع کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ اس کے علاوہ بھی آپ متعدد عہدوں پر فائز رہے۔ اپنے سندھ میں قیام کے شروع کے سالوں میں میڈیکل پریکٹس بھی کی۔ آپ کے استاد محترم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب تھے۔ اس دوران آپ کے پاس ایک بچی آئی جو بخار سے تپ رہی تھی اور اس کے والدین نے اس کو تعویذ پہنائے ہوئے تھے۔ آپ نے اللہ کا نام لے کر تعویذ اتار دیئے اور بچی کو دوائی دی۔ اس کے بعد بیت الحمد چلے گئے اور وہاں نفل ادا کئے اور خدا تعالیٰ سے درد دل سے دعا کی کہ اے خدا! اس بچی کو شفاء عطا کر دے۔ کیونکہ میں نے یہ عمل صرف تیری وحدانیت کے لئے کیا ہے۔ جب کلینک واپس آئے تو خدا کے فضل و کرم سے بچی کا بخار اتر گیا تھا اور وہ کھیل رہی تھی۔

اسی طرح جب ہم چھوٹے تھے تو ہم تین بھائی جن کا عمر میں دو دو سال کا فرق ہے تینوں کو خسرہ نکلا ہوا تھا اور امی کے علاوہ اور کوئی بڑا ان کی نگہداشت کرنے والا نہیں تھا۔ ابو کو سٹیٹ (تحریک جدید) کے کام کے سلسلہ میں باہر جانا پڑا تو ہم تینوں کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ! بچے تیرے حوالے ہیں۔ میں تو سلسلہ کے کام سے جا رہا ہوں۔ خدا کے فضل و کرم سے اللہ نے تینوں بھائیوں کو فوراً شفا عطا کر دی۔

آپ بہت ہی دعا گو تھے۔ قیام نماز کے پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے تھے۔ قرآن کریم باترجمہ جانتے تھے۔ خاندان اقدس حضرت مسیح موعود سے والہانہ محبت رکھتے تھے اور ان سے گہرا تعلق تھا۔ آپ یتیموں کی کفالت کرنے والے اور بیواؤں اور غرباء کا بھی خصوصی خیال رکھنے والے تھے۔ ہمیشہ ان کی مالی مدد کیا کرتے تھے۔ ابا جان بڑے مہمان نواز تھے اور مرکزی نمائندگان کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔

آپ کو اللہ نے بڑی پیاری آواز سے نوازا تھا۔ خدام الاحمدیہ کے دور میں جس مقابلہ (تلاوت، نظم یا تقریر) میں حصہ لیا اول قرار پائے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود، حضرت مصلح موعود کی کتب کا مطالعہ رکھتے تھے۔ قرآن کریم کی تفسیر پر بھی عبور حاصل تھا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ علم کا سمندر تھے۔

جب قائد علاقہ سندھ کا حکم ہوا کہ تنور پر روٹی بنانے والے خدام تیار کئے جائیں تو آپ نے بھی یہ ہنر سیکھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے ابا جان کے درجات بلند کرے اور ہمیشہ ہمیں آپ کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم ذیشان احمد صاحب

دولت عباسیہ کے علمی کارنامے

اسلام کے آغاز سے ہی علم کی اشاعت کی بھی ابتدا ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ میں علم کی ایسی چاشنی پیدا کردی تھی کہ ان کی آئندہ نسلوں میں علم کی جستجو پیدا ہوگئی اور انہوں نے علم کے حصول کے لئے لمبے لمبے سفر اختیار کئے نیز قرآن سیکھنے کے لئے بہت سے نئے علوم ایجاد کئے مثلاً علم الکلام، علم التاریخ اور فقہ وغیرہ۔ حکومت عباسیہ میں ہونے والی علمی ترقیات کا ایک مختصر سا جائزہ اس مضمون میں پیش ہے۔

حکومت عباسیہ کا آغاز 132ھ بمطابق 749ء میں ہوا جب ابوالعباس عبداللہ بن محمد المعروف بہ سفاح اس کا پہلا حکمران بنا۔ اسلامی تاریخ میں علوم وفنون کی تدوین کا آغاز اسی علم دوست حکومت کے زمانہ میں ہوا اور اسی کے عہد میں اوج کمال کو پہنچا۔ حدیث وسیرت ومغازی اور تاریخ وطب وغیرہ کی دو چار کتابیں اموی دور میں بھی تالیف و ترجمہ ہوئیں۔ لیکن اس کو علمی سلسلہ کی کوئی اہم کڑی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس کا مستقل آغاز اور کمال عباسی دور ہی میں ہوا۔ مسلمانوں کی ساری دماغی ترقیاں، علمی کارنامے اور اکابر علماء اور علم وفن کے بہترین ذخائر عباسی عہد کی یادگار ہیں۔

عباسی دور میں گو ہر حکمران نے تو علمی لحاظ سے بہت دلچسپی نہیں لی مگر بعض حکمرانوں نے اس دور میں خاص طور پر اس طرف توجہ دی یہی وجہ ہے کہ اس دور میں ہر عالم قدردانی کیلئے مرکز کی طرف رخ کرتا۔ ان حکمرانوں کے عہد میں ہونے والی علمی ترقیات درج ذیل ہیں۔

1۔ابو جعفر منصور

☆اس کا مکمل نام ابو جعفر عبداللہ بن محمد اور لقب منصور تھا۔ اس کا دور حکومت 136ھ تا 158ھ ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے یہ دوسرا عباسی خلیفہ تھا۔ اس کا باپ تابعین میں سے تھا جس سے علم حدیث وتفسیر ورثہ میں ملا۔ اس نے اپنے دور کے آغاز میں ایک جدا دارالخلافہ بنانے کی خواہش کی، چنانچہ بغداد کی تعمیر شروع ہوئی جس کا ایک نام مدینۃ الاسلام رکھا گیا۔ اس شہر کی تعمیر کا ایک مقصد علم کی ترویج بھی تھا۔

☆منصور کو علم حدیث کا بہت شوق تھا علم حدیث کے حصول کے لئے منصور نے لمبے لمبے سفر اختیار کئے۔ جہاں کسی محدث کا پتہ لگتا اس سے علم حدیث حاصل کرتا۔

مکہ میں حج پر حضرت امام مالکؒ سے ملاقات ہوئی تو ان سے علم حدیث کی کتاب مدون کرنے کی درخواست کی۔ جس پر انہوں نے مؤطا ترتیب دی۔ علم حدیث کے بارے میں خلیفہ کا شوق دیکھ کر ابن جریج نے مکہ میں، اوزاعی نے شام میں، ابن ابی عروبہ اور حماد بن سلمہ نے بصرہ میں، معمر نے یمن میں، سفیان ثوری نے بھی کوفہ میں احادیث کی کتابیں لکھنے کا کام شروع کیا۔ ابن اسحاق نے مغازی پر اور ابو حنیفہ نے فقہ پر کتابیں لکھیں۔ اس سے پہلے احادیث و مغازی وغیرہ کا انحصار زبانی روایات پر تھا۔ تصنیف وتالیف کا یہ سلسلہ شروع ہوکر دم بدم ترقی کرتا رہا اور اس کے بعد بغداد و قرطبہ کے درباروں نے مصنفین کی خوب خوب ہمت افزائیاں کیں۔ احادیث کی کتب لکھنے کا زمانہ بھی یہی موزوں تھا۔

☆اس خلیفہ نے علمی ترقی کے لئے خزانوں کے منہ کھول دیے اور چونکہ بغداد میں دوسری زبانوں کے علماء نہیں تھے جو فارسی، سریانی یا یونانی زبان سمجھ سکے اس لئے قیصر روم کو لکھا کہ نجم کی اہم علمی کتابوں کے ترجمے کر کے بھیجے۔ قیصر نے خوشنودی کے لئے دوسری زبانوں کی کتب عربی ترجمہ کروا کر بھیجیں جس نے علمائے اسلام کو علوم عقلیہ کی طرف زیادہ متوجہ کیا۔

☆طب کی کتب کے ترجمہ وتالیف کا آغاز بھی اسی زمانے سے ہوا۔ ایک مرتبہ منصور بیمار پڑا تو جندیساپور کے مشہور شفاخانے کا رئیس الاطباء جورجیس بن بختیشوع بغداد آیا۔ اس کے علاج سے خلیفہ کو فائدہ ہوا تو انعام وکرام دے کر اپنا طبیب خاص بنالیا۔ جورجیس نے طب کی کئی یونانی کتب کے ترجمے کئے، اس نے ایک قرابادین ترتیب دی جو شفاخانوں کے لئے تھی۔

ایک درباری طبیب بطریق نے سقراط اور جالینوس کی کتابوں کا عربی ترجمہ کیا۔

☆منطق اور فلسفہ کی کتب کے ترجمے بھی ہوئے۔ منصور کے میر منشی عبداللہ بن مقفع جو نامور ادیب اور فلسفی تھا اس نے فلسفہ کی کئی کتابوں کے ترجمہ کئے اور منطق کی مشہور کتاب ایساغوجی کا ترجمہ کیا۔ منصور کی فرمائش پر کلیلہ ودمنہ کو سب سے پہلے عربی کا جامہ پہنایا۔ کلیلہ ودمنہ ایک ہندوستانی راجہ کیلئے ایک ہندی حکیم نے لکھی تھی۔ نوشیرواں عادل کو اس کی خوبیوں کا علم ہوا تو اس نے حکیم برزویہ کو پانچ لاکھ دینار دے کر ہندوستان بھیجا کہ وہ کلیلہ کا ہندی سے فارسی میں ترجمہ کرے۔ اس کے علاوہ ابن مقفع نے سیاست اور اطاعت سلطان پر بھی دو رسالے لکھے۔ فارسی سے پارسی علم الاخلاق کی کتابوں کا ترجمہ "الادب الکبیر" اور "الادب الصغیر" بھی ابن مقفع کی یادگار ہے۔

☆زبانوں اور فلسفہ کے علاوہ اس کو علم النجوم اور علم ہیئت سے بھی خاص دلچسپی تھی، اس نے قیصر روم سے یونانی کتابوں کی فرمائش کی تو اس نے اقلیدس کی اور چند دوسری طبعیات کی کتب بھیجیں۔

اس کا درباری منجم نوبخت اپنے فن کا ماہر تھا اس کے بعد اس کا لڑکا ابوسہل اس فن میں اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ نوبخت اور اس کی اولاد نے منصور کے لئے کواکب اور ان کے افعال پر متعدد کتابیں ترجمہ کیں۔

دوسرا درباری منجم ابراہیم فزاری تھا۔ یہ بھی بڑا صاحب کمال تھا۔ تاریخ اسلام میں سب سے پہلے اسی نے اصطرلاب بنائی اور علم ہیئت پر کئی کتابیں تحریر کیں۔ ایک کتاب تسطیح کرہ پر تالیف کی۔

منصور کی نجوم میں دلچسپی کا شہرہ سن کر ہندوستان کا ایک منجم بھی بغداد پہنچ گیا۔ اس نے سنسکرت کی مشہور ہیئت کی کتاب سدھانت منصور کی خدمت میں پیش کی۔ منصور نے ابراہیم فزاری کے بیٹے محمد سے اس کا ترجمہ کرایا اور اس کی مدد سے محمد نے ہیئت کی ایک کتاب سند ہند کبیر کے نام سے تالیف کی جو مدتوں ہیئت دانوں اور ریاضی دانوں کا مرجع رہی۔

2۔ہارون الرشید

ہارون الرشید بن مہدی کا دور خلافت 170ھ تا 193ھ ہے۔ ہارون نے اپنے آباؤ اجداد سے ملنے والے علمی سرمائے کو ترقی دی۔ عربی، یونانی، قبطی، کالڈی، ملندی اور فارسی زبانوں کا بڑا سرمایہ ہارون کے کتب خانہ میں جمع ہوگیا۔ یہ علماء واصحاب کمال سے رغبت اور فقہ وفقہا اور شعر وشعراء سے محبت رکھتا تھا اور اس سلسلے میں بہترین فیاضی کا مظاہرہ کرتا تھا۔

علماء کا جس قدر احترام کرتا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ اس نے ایک مرتبہ ایک نابینا عالم ابو معاویہ ضریر کی دعوت کی اور خود ان کے ہاتھوں پر پانی ڈال کر دھلوائے۔ ابو معاویہ سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کون آپ کے ہاتھ پر پانی ڈال رہا ہے؟ ابو معاویہ نابینا تھے ان کو اندازہ نہ ہوسکا تھا۔ بولے نہیں۔ ہارون نے کہا کہ میں خود یہ خدمت انجام دے رہا ہوں۔ اس دور کے علماء بھی علم کی اتنی ہی عظمت کرتے تھے۔ ابو معاویہ نے جواب دیا کہ ہاں آپ نے علم کی عزت کے لئے ایسا کیا ہے۔

بیت الحکمت

اس نے بیت الحکمت کے نام سے تالیف و ترجم کا ایک ادارہ قائم کیا اور اس میں بیش قرار تنخواہوں پر علماء و مترجمین مقرر کر کے ان سے یونانی، فارسی اور دوسری زبانوں کی متعدد مفید کتابیں ترجمہ کروائیں۔ اس کے دربار میں ہر فن کے اصحاب میسر تھے۔ اس کے وزراء خود بہت سے علوم کے ماہر تھے۔ ہارون کا ایک معلم اور درباری ابوعبید نامی تھا جس نے لغت میں سب سے پہلی کتاب لکھی۔

شاعری

ہارون کو خود چونکہ شعر وسخن سے دلچسپی تھی اس لئے بغداد شعر وشاعری کا مرکز بن گیا۔ اس دور میں شاعری نے حسن معانی سے تنوع مضامین اور جدت تشبیہ کے لحاظ سے بڑی ترقی کی۔

ایک شخص خلیل بن احمد بن عمرو فراہید جس کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی اس نے علم العروض پر ایک کتاب ترتیب دی اور اس کے علاوہ ایک رسالہ علم قافیہ پر بھی لکھا۔

3۔مامون الرشید

عبد اللہ المامون جو ہارون الرشید کا بیٹا تھا۔ اس کا دور خلافت 198ھ تا 218ھ ہے۔ اس کے دور میں علمی ترقی اپنے عروج کی طرف گامزن رہی۔ اس نے بیت الحکمت کی طرز پر ایک بہت بڑا دارالترجمہ اور دارالتصنیف قائم کیا جہاں یونانی، سریانی، عبرانی، سنسکرت اور فارسی وغیرہ کی زبانوں کی کتابیں ترجمہ وتالیف کی جاتی تھیں۔ اس نے قیصر روما سے ارسطو کی تمام تصانیف بھجوانے کی فرمائش کی۔

عقلی علوم روما میں پہلے ہی مصیبت سمجھے جاتے تھے اس لئے راہبوں نے قیصر کو فوراً خلیفہ ہارون کی فرمائش پوری کرنے کی تلقین کی۔ قیصر نے پانچ اونٹوں پر لاد کر یہ کتب بھجوا دیں جن کے ترجمے پر مامون نے یعقوب بن اسحاق کندی کو مامور کیا۔

مامون علمی مباحثہ کی مجلس ترتیب دیتا اور بحث و مناظرہ میں خود حصہ لیتا۔ امیروں، وزیروں اور بڑے بڑے آدمیوں کے یہاں علماء کے جلسے ہوتے علمی مسائل پر خوب زور وشور سے بحثیں ہوتیں اور سننے والے اپنے دماغ کو روشن کرتے۔

کتابوں کی تصنیف وتالیف وترجمے علماء کی ایک بڑی تعداد کو مصرف کار رکھتے تھے۔ علمی تحقیقات اور حصول علم کے لئے لوگ دور دراز ملکوں کے سفر اختیار کرتے تھے اور واپس آکر اپنے ہموطنوں اور شاہی درباروں کے لئے ایک قیمتی وجود ثابت ہوتے تھے۔

اسی طرح مامون نے مجوسی علماء کو بڑی بڑی بیش قرار تنخواہوں پر نوکر رکھ لیا مجوسیوں کے علوم و فنون کے ترجمہ کی خدمت سپرد کی۔ ہندوستان کے راجاؤں کو معلوم ہوا تو انہوں نے مامون الرشید کی خدمت میں سنسکرت کے عالموں کو بطور تحفہ بھیج کر خلیفہ کی خوشنودی حاصل کی۔ دارالترجمہ میں بیش قرار تنخواہ کے علاوہ ہر مترجم کو اس کی ترجمہ کی ہوئی کتاب کے وزن کے مطابق سونا اور چاندی دیا جاتا تھا۔

مامون الرشید کے زمانے میں زیادہ مشہور درج ذیل مترجمین ومؤلفین تھے:

☆**یعقوب بن اسحاق کندی** جس کو عرب کا پہلا فلسفی کہتے ہیں۔ اس کی چھوٹی بڑی تالیفات و

تراجم کی تعداد 50 سے اوپر ہے۔ فزکس اور کیمیا کے شعبے میں بھی اس کا نام مسلمان سائنسدان کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس نے موسیقی کے حوالے سے بھی کئی کتب لکھیں۔

☆**حسنین بن اسحاق عبادی** جو ایک مشہور نصرانی طبیب تھا۔ اس کو یونانی، سریانی اور عربی پر عبور حاصل تھا۔ ان کتب کے کثرت سے تراجم کئے۔ اس کے علاوہ تالیفات بے شمار ہیں۔

☆**قسطا بن لوقا بعلبکی** بھی ایک نصرانی مترجم تھا اس کو ریاضی، ہندسہ، ہیئت، منطق، طب اور علوم طبیعہ میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ اس کو روم سے عربی تراجم کے لئے بغداد طلب کیا گیا تھا۔

☆**عمر بن فرخان طبری** علم ہیئت کا بڑا زبردست ماہر تھا، اس نے بہت سی نجوم کی کتابیں ترجمہ کیں اس کے علاوہ فلسفہ کی کتابیں بھی مامون کے لئے لکھیں۔

☆مامون کے عہد میں فارسی لٹریچر کو دوبارہ قومی سرپرستی حاصل ہوئی اور اس کو عربی میں منتقل کروانے کا کام شروع ہوا تو اس سلسلہ میں ایک **مجوسی سہل بن ہارون** جو ایرانی علوم کے ساتھ عربی زبان کا بھی بڑا ماہر تھا اور بڑے بڑے ادیب اس کی انشاء پردازی کے معترف تھے اس نے بہت سی فارسی کتب کا ترجمہ کیا۔

☆**محمد بن موسیٰ خوارزمی** جو ایک معروف عالم ہے اس نے مامون کی فرمائش سے علم جبر و مقابلہ پر ایک کتاب لکھی اور وہ اصول قائم کئے کہ ان اصولوں میں آج تک نہ ترمیم ہو سکی نہ اضافہ ممکن ہوا۔

☆**اصمعی** جو لغات عرب اور نحو و ادب کا امام تھا پیرانہ سالی کی وجہ سے کوفہ کو چھوڑ کر بغداد نہ آسکتا تھا اس لئے اس کو وہیں وظیفہ ملتا اور اہم مسائل حل کرنے کے لئے وہیں بھیجے جاتے تھے۔

اس کے علاوہ فرانحوی نے بغداد میں علم نحو کی تدوین کی اور کتابیں لکھوائیں۔ اس کے لئے ایوانِ شاہی کا ایک کمرہ خالی کر دیا گیا جس میں علماء طالب علمانہ حیثیت سے استفادہ کرنے آتے تھے۔ فن خوشنویسی پر مامون ہی کے زمانے میں کتابیں لکھی گئیں اور اس فن کے اصول و قواعد مدون و مرتب ہوئے۔ نیز مامون نے شماسیہ میں ایک رصد گاہ تعمیر کروائی اور اجرام سماویہ کے مطالعہ پر علماء ہیئت مامور کئے۔

یونانی کتب سے زمین کے گول ہونے کا سن کر مامون نے علماء جغرافیہ و ہیئت کو طلب کیا جنہوں نے دو مرتبہ ایک درجہ کا فاصلہ سطح زمین پر ناپ کر اس کو ثابت کیا کہ زمین کا محیط 24 ہزار میل ہے۔

واثق باللہ بن معتصم

اس کا دور خلافت 227ھ تا 232ھ ہے۔ واثق نے ترویج علم کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی مگر چونکہ بغداد کی علمی چہل پہل روز افزوں تھی، صد ہا درسگاہیں قائم تھیں، حدیث کے حلقے قائم تھے، اس کے علاوہ اس عہد میں بڑے بڑے علماء بھی موجود تھے اس لئے اس کے دور میں بھی علمی ترقیات میں کمی نہ آئی۔ اس دور کے اہم علمی کام درج ذیل ہیں:

1۔ بخاری شریف کی تکمیل

امام محمد اسماعیل بخاریؒ نے واثق باللہ کے عہد میں حدیث کی کتاب بخاری شریف کی تکمیل کی جس کی صحت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی یہ قرآن کے بعد سب سے صحیح کتاب ہے۔

2۔ مسند احمد بن حنبل کی تصنیف

امام احمد بن حنبلؒ نے دو لاکھ احادیث میں سے 30 ہزار احادیث کا مجموعہ مرتب کیا جو مسند احمد بن حنبل کے نام سے مشہور ہے۔

3۔ اسماء الرجال کی پہلی تصنیف

یحییٰ بن سعید القطان نے اسماء الرجال پر پہلی کتاب لکھی جس میں احادیث کے راویوں کے اخلاق و اعمال پر جرح و تعدیل کی گئی تھی تا کہ حدیث محفوظ رہے۔ اس فن میں ان کے شاگرد یحییٰ بن معین بھی بڑے امام سمجھے جاتے ہیں جو جرح و تعدیل میں کسی شخص کے رتبہ و حیثیت کی پرواہ نہیں کرتے تھے تا صحت حدیث پر کوئی آنچ نہ آئے۔

4۔ سیرت ابن ہشام کی تصنیف:

اسی دور میں ابو محمد عبدالملک ابن ہشام جو بصرہ کے رہنے والے تھے اور بہت بڑے مؤرخ تھے، انہوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کتاب لکھی جو سیرت ابن ہشام کے نام سے مشہور ہے اور نہایت اہم کتاب ہے۔

خلیفہ واثق باللہ نے بیت الحکمت میں دلچسپی لی اور مترجمین کی تعداد اور تنخواہ بڑھا دی۔

جعفر بن معتصم
(المتوکل علی اللہ)

یہ خلافت عباسیہ کا دسواں خلیفہ تھا اور اس کا دور خلافت 232ھ تا 246ھ ہے۔ علماء کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ اس بات کی حقیقت ایک واقعہ سے معلوم ہوتی ہے۔ ایک دفعہ اسے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسن عسکریؒ کے گھر میں اس کے خلاف سازش ہو رہی ہے تو آپ نے دستہ بھیج کر انہیں بلوایا مگر ان کے علم و فضل سے متاثر ہو کر انہیں چار ہزار دینار انعام دے کر رخصت کیا۔

اس کا بڑا کارنامہ سنت نبوی ﷺ کا احیاء اور احادیث رسول ﷺ کی اشاعت ہے۔ عباسی حکومت کے اس دور میں عہد نبوی کے بعد غیر قوموں کے اختلاط، عجمیوں کے غلبہ اور ان سب سے بڑھ کر خود سلاطین کی غفلت کی وجہ سے سنت رسول ﷺ کی طرف توجہ کم ہو رہی تھی۔ متوکل کو امام شافعی کے ساتھ عقیدت تھی۔ اس کی بناء پر اس کو سنت رسول ؐ سے بڑی شیفتگی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے زمانہ میں اس کا دوبارہ احیاء کیا اور لوگوں کو غیر مسنون طریقوں سے ہٹا کر سنت کی صراط مستقیم پر لگایا۔

☆اس نے اپنے دور میں بہت سے بدعتی امور کا قلع قمع کر دیا اس نے ان تمام عقائد و خیالات اور مباحث کو جو کتاب و سنت کے خلاف تھے یک قلم بند کر دیا۔ اس سلسلہ میں سب سے بدعت خلق قرآن اور رویت باری تعالیٰ کے مسئلہ کی تھی جو مامون کے عہد سے جاری تھی۔ جس کی وجہ سے علماء اور محدثین آزمائش میں مبتلاء ہوئے۔ متوکل نے ان بحثوں کو روک دیا اور علماء کی دعاؤں کے وارث ہوا۔

☆احادیث نبویؐ کی اشاعت کے لئے محدثین کو سامرا بلا کر انہیں بڑے بڑے انعامات دیئے۔ یہ محدثین درس دیتے جن سے ہزاروں لوگ روزانہ مستفید ہوتے۔

☆اس کے دور میں حضرت ذوالنون مصریؒ نے اولیاء اللہ کے احوال تحریر کئے تو علماء نے ان پر اس وجہ سے کفر کے فتوے لگائے کہ انہوں نے وہ علم ایجاد کیا جو سلف صالحین نے نہ کیا تھا۔ سلطان کے مقررہ حاکم نے آپ کے اس سلسلہ میں دلائل سنے اور مطمئن ہو کر سلطان متوکل علی اللہ کو لکھا تو اس نے حضرت ذوالنون مصریؒ کو دارالخلافہ بلایا اور بہت انعام و اکرام دیا۔

☆علم التاریخ کے حوالے سے بھی اس کے دور میں کام ہوا اور علامہ احمد ابن یحییٰ البلازری نے اس دور میں اپنی کتاب ''فتوح البلدان'' مرتب کی۔ اسی عہد میں ''طبقات ابن سعد'' کا مصنف گزرا ہے۔

☆ابن خورد ازبہ نے ''سلسلہ مسالک و ممالک'' جغرافیہ میں کتاب لکھی

☆ابوعثمان عمرو ابن بحر الجاحظ جو ماہر حیاتیات تھا اس نے ''کتاب الحیوان'' تصنیف کی جس میں جانوروں کے کش مکش حیات پر بحث کی گئی تھی۔

....

☆یہ مضمون درج ذیل کتب سے لیا گیا ہے۔

1۔ تاریخ ابن خلدون حصہ سوم مطبوعہ جاوید پریس کراچی
2۔ تاریخ اسلام جلد دوم از نجیب اکبر آبادی ناشر اسلامک اکیڈمی لاہور
3۔ تاریخ ملت از جلد دوم از زین العابدین سجاد میرٹھی ناشر ادارۂ اسلامیات کراچی
4۔ تاریخ اسلام جلد دوم از شاہ معین الدین احمد ندوی ناشر ادارۂ اسلامیات کراچی

چند اشعار

شکر للہ کہ وفا کے پھول مرجھائے نہیں
ہیں شگفتہ موسموں کی شدتوں کے باوجود

....

کدورت دل میں ہے تو پھر کسی پل وار کر دیں گے
نقاب دوستی ڈالے ہوئے چہروں سے خائف ہوں

....

کاش اب تو زندگی میں ابتلا کوئی نہ ہو
آزمائش کا کٹھن اب مرحلہ کوئی نہ ہو

....

دلا یہ ابتلا کا دور ہے پر سوچ لے اتنا
برائے مصطفےٰؐ تیری وفا کی آزمائش ہے

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 مئی 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب

مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ ابن حضرت مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب مورخہ 17 مئی 2015ء کو 77 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد برین ہیمبرج سے لندن میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1960ء میں بی اے کرنے کے بعد خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی۔ 1967ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد پاکستان کی مختلف جماعتوں، مظفر آباد، راولپنڈی، کیمل پور اور گجرات میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 1976ء میں آپ کو لائبیریا بھجوایا گیا جہاں آپ نے ساڑھے تین سال بحیثیت امیر و مربی انچارج خدمت سرانجام دی۔ 1980ء میں مرکز سلسلہ ربوہ واپسی کے بعد آپ کو کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری شعبہ تاریخ احمدیت، دفتر منصوبہ بندی کمیٹی، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، نظارت دعوت الی اللہ، وکالت تبشیر اور بعض دیگر دفاتر میں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ 2000ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپ انگلستان منتقل ہو گئے جہاں تادم آخر قیام رہا۔ مرحوم وقف کے تقاضوں کو بھرپور طور پر نبھانے والے تھے۔ خلافت سے بے حد محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ بہت خوش اخلاق، ملنسار، نفیس طبع، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ طبیعت میں عاجزی اور خاکساری کا پہلو نمایاں تھا۔ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرتے اور سنت رسولؐ کی پیروی کرنے والے عالم باعمل تھے۔ آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا ایک پوتا واقف زندگی ہے اور جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ آپ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ عصمت بانو صاحبہ

مکرمہ عصمت بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش مرحوم قادیان مورخہ 26/ اپریل 2015ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کا تعلق مدراس سے تھا اور 1957ء میں شادی کے بعد قادیان آ گئیں اور عہد درویشی صبر و شکر سے گزارا۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ میں سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم ناصر علی عثمان صاحب کو جلسہ سالانہ پر نظمیں پڑھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ دوسرے بیٹے حامد علی صاحب صدر انجمن میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ ڈاکٹر جہاں آراء طاہر صاحبہ

مکرمہ ڈاکٹر جہاں آراء طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب پورٹ لینڈ امریکہ مورخہ 24 فروری 2015ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو 1960ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو اپنے میاں کے ساتھ پورٹ لینڈ امریکہ میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے غیر معمولی قربانی کی توفیق ملی۔ انتہائی خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور اور مخلص خاتون تھیں۔ ہمیشہ اچھی باتیں کرتیں اگر کوئی بات پسند نہ ہوتی تو خاموش رہتیں یا ایسی بات کرنے والے کو منع کر دیا کرتی تھیں۔ آپ کے جنازہ میں غیر از جماعت اور امریکن حضرات کثیر تعداد میں شامل ہوئے جن میں ایک بڑی تعداد آپ کے مریضوں کی تھی جو آپ کو آنٹی کہتے تھے۔

مکرم ماسٹر محمد اشرف ہندل صاحب

مکرم ماسٹر محمد اشرف ہندل صاحب آف چک نمبر 127 ر۔ب فیصل آباد حال مقیم آسٹریلیا مورخہ 30/ اپریل 2015ء کو آسٹریلیا میں وفات پا گئے۔ آپ کو لمبا عرصہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل علاج کی غرض سے اپنے بیٹے کے پاس آسٹریلیا میں مقیم تھے۔ انتہائی ملنسار، رحمدل، ہر ایک سے پیار اور محبت سے پیش آنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اطاعت خلافت اور نظام جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ آسیہ ثمینہ صاحبہ

مکرمہ آسیہ ثمینہ صاحبہ اہلیہ مکرم عمران محمود صاحب مربی سلسلہ رونڈا، افریقہ مورخہ 8 مارچ 2015ء کو 3 سال کی علالت کے بعد 37 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مستری میاں اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی تھیں۔ ایک مربی سلسلہ کی بیوی ہونے کے ناطے ہر جگہ ان کی ممد و معاون تھیں۔ کبھی بھی کسی ناجائز چیز کا مطالبہ نہیں کیا۔ جماعتی کاموں کا بہت شوق رکھتی تھیں اور اپنے محلّہ میں لجنہ کے پروگراموں اور کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، دعا گو، صابرہ و شاکرہ، ہمدرد، نہایت ملنسار اور خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے انتہائی محبت، اطاعت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بشریٰ زبیدہ صاحبہ

مکرمہ بشریٰ زبیدہ صاحبہ ربوہ مورخہ 14 مئی 2015ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی اور مالی قربانی میں پیش پیش نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ آپ کو اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ آپ کو خواب کے ذریعہ بتایا گیا تھا کہ وفات کا وقت آ چکا ہے اس لئے وہ ڈیڑھ ماہ قبل غانا سے ربوہ چلی گئی تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ہومیو ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب احمدیہ ہومیو کلینک کماسی گھانا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرمہ رفعت جہاں صاحبہ صدر لجنہ بلغاریہ کی بہن تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29 مئی 2015ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس ملفوظات
6:00 am	یسرنا القرآن
6:25 am	دورہ مشرق بعید 18 دسمبر 2013ء
7:40 am	پشتو مذاکرہ
8:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ مشرق بعید
12:40 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:40 pm	تلاوت قرآن کریم
6:55 pm	سیرت النبی ﷺ
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ مشرق بعید
11:55 pm	سیرت النبی ﷺ

30 مئی 2015ء

12:30 am	سائنس کا بادشاہ
1:00 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:05 am	دورہ مشرق بعید
6:40 am	سائنس کا بادشاہ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس مجموعہ اشتہارات
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جامعہ احمدیہ یوکے کانونشن 11 جنوری 2014ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جامعہ احمدیہ یوکے کا کانونشن

31 مئی 2015ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس مجموعہ اشتہارات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جامعہ احمدیہ یوکے کا کانونشن
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
8:55 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:50 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25۔ اپریل 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:15 pm	سیرت صحابیات رسول ﷺ
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

زیتون صحت بخش غذا

امراض قلب سے بچاؤ کیلئے چکنائی کا درست انتخاب ضروری ہے۔اب تک کی تحقیق کے مطابق جن خطوں میں زیتون کا تیل استعمال ہوتا ہے وہاں دل کی بیماریوں کی شدت نہات کم ہے، طویل عمر جینے والے صحت مند افراد بھی انہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔زیتون کو غذا میں شامل کرنے سے کینسر کا خطرہ بھی ٹل جاتا ہے۔Mediterranean خطے کی غذا کا 30 سے 40 فیصد حصہ چکنائی مگر نصف سے زیادہ چکنائی کی اچھی قسم پر مشتمل ہوتا ہے جس میں ثابت زیتون اوران کا تیل شامل کیا جاتا ہے۔

☆ زیتون میں ایک مخصوص Oleic Acid پایا جاتا ہے جو دل کے لئے بے حد مفید ہے۔

☆ یہ خراب قسم کی چکنائی کے بجائے اچھی قسم کی چکنائی خون میں خراب کولیسٹرول (LDL) کی مقدار کو گھٹا کر امراض قلب کے خطرات کو کم کرتے ہیں۔

☆ زیتون کا تیل ہو یا ثابت دونوں ہی چکنائی کی ایک اور قسم ٹرائی گلیسرائیڈز کی زیادتی کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کا ایک اہم فائدہ اچھے کولیسٹرول میں اضافہ ہوتا ہے۔اگر نشاستے کے بدلے زیتون کے تیل جیسی اچھی چکنائی استعمال کر لی جائے تو ٹرائی گلیسرائیڈز کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

☆ ہر روز دو دانے زیتون یا اس کے تیل میں تیار غذائیں کھانے سے کولیسٹرول خون کی نالیوں میں جمع ہونے کے لئے جگر کی جانب واپس ہو جاتا ہے اس طرح دل کی بیماریوں کے خدشات کم سے کم ہونے لگتے ہیں۔

☆ فینولز اس انزائم کو روکتا ہے جو کینسر پیدا کرتے ہیں اس کے علاوہ یہ سوزش بھی کم کرتا ہے۔

(ماہنامہ ڈالڈا فروری 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 28 مئی

طلوع فجر	3:28
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28 مئی 2015ء

6:05 am	جلسہ سالانہ قادیان
7:50 am	حضور انور کی مصروفیات
9:50 am	لقاء مع العرب
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:45 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ہر احمدی بچے کو ایف اے (F.A.) ضرور کرنا چاہئے۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 98)

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P 950/- کلاسک لان 3P 750/- ڈیزائنر لان شرٹ پیس 400/450
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

ربوہ کی مشہور دوکان
عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

خوشخبری ، عید آفر
کرینکل شفون دوپٹہ 4P 900
کلاسک لان 3P 750
فردوس۔ کرسٹل اتحاد 1400
مردانہ سوٹ 600
لہنگا، برائڈل سوٹ، اور بوتیک ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر حاصل کریں۔
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں